دفتر جامعہ کتب، رسائل وجرائد،
زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

جانوروں کی صحت اور افزائش کے متعلق اہم سفارشات

ڈاکٹر محمد قمر بلال، ڈاکٹر محمد لطیف
انسٹیٹیوٹ آف ڈیری سائنسز

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

Office of University Books & Magazines (OUBM)

Publisher: **Prof. Dr. Shahzad Maqsood Ahmed Basra**
Editorial Assistance: **Khalid Saleem Khan, Azmat Ali**
Designed by: **Muhammad Asif Bhatti** (University Artist)
Composed by: **Muhammad Ismail**

Price: Rs. 15/-

جانوروں کی صحت اور افزائش کے متعلق

اہم سفارشات

جانوروں کی زیادہ اور معیاری افزائش کے لیے ان کا صحت مند رہنا اشد ضروری ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہمارے فارمر حضرات حفظانِ صحت کے اُصولوں سے پوری طرح آگاہ ہوں کیونکہ بیماری کی صورت میں پیداوار میں کمی اور علاج معالجہ پر اخراجات سے منافع میں کمی واقع ہو جاتی ہے بلکہ جانور صحت مند ہونے کے بعد بھی پہلے والی پیداواری سطح پر نہیں آتا۔ زیرِ نظر مضمون کا مقصد جانور پال حضرات کو حفظانِ صحت کے اُصولوں، اس پر اثر انداز ہونے والے عوامل اور جانوروں کو تندرست رکھنے کے طریقوں کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔ تندرست جانور کے کھانے پینے اور آرام کرنے کے معمولات میں باقاعدگی ہوتی ہے۔ اس کے اٹھنے بیٹھنے کا انداز حسبِ معمول ہوتا ہے اور دیکھنے میں چاک و چوبند نظر آتا ہے۔

بیماری کے بارے بروقت پتہ چلانے کے لیے جانوروں کا باقاعدگی سے معائنہ کرانا ضروری ہے۔ سُستی، دودھ کی پیداوار میں کمی، گوبر کی حالت، پیشاب کی حالت، سانس کی رفتار، جسمانی درجہ حرارت، حیوانے کی سوزش، حیوانے کا دودھ سے بھرا ہونا مگر جانور کا دودھ دینے سے انکاری ہونا، بے چینی، خوراک کا نہ کھانا یا کم کھانا، کھانسی، جانوروں کا لڑکھڑا کر چلنا، معدہ میں گیسوں کا جمع ہونا، جگالی بند، خشک تھوتھنی، جسم کی چمک غائب، منہ سے جھاگ، ناک سے مواد بہنا، آنکھوں کی اضطرابی کیفیت اور آنکھوں میں کیچڑ آنا وغیرہ سے بیماری کا پتہ چل سکتا ہے۔

اگر جانور پال حضرات درج ذیل ہدایات پر عمل کریں تو جانوروں میں شرح بیماری کو کم

کر کے معاشی نقصان سے بچا جا سکتا ہے۔

- ☆ باڑے سے جانوروں کے فضلات باقاعدگی سے صاف کریں اور باڑے سے دور پھینکیں۔
- ☆ گرمی سردی سے بچائیں، موسم اور ضرورت کو مدِنظر رکھتے ہوئے نہلائیں۔
- ☆ جانوروں کو ضرورت کے مطابق متوازن خوراک دیں۔
- ☆ تندرست جانوروں کو بروقت حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔
- ☆ گل گھوٹو اور منہ کھر کا حفاظتی ٹیکہ لازمی کروائیں۔ تمام حفاظتی ٹیکوں کو زیرِ جلد ہی لگائیں۔
- ☆ پیشہ ور ماہرین سے بیماریوں کی تشخیص و علاج کروائیں۔
- ☆ اندرونی اور بیرونی کیڑوں سے بچاؤ کے لیے جانوروں کو ادویات پلائیں اور دوائی ملے پانی سے نہلائیں اور باڑے میں کیڑے مار ادویات کا سپرے کریں۔
- ☆ سوزش حیوانہ سے بچاؤ کے لیے دودھ کا باقاعدگی سے معائنہ ضروری ہے۔
- ☆ بیمار جانوروں کو تندرست جانوروں سے علیحدہ رکھیں۔ نئے خریدے گئے جانوروں کو گلہ میں شامل کرنے سے پہلے 15 دن علیحدہ جگہ پر زیرِ مشاہدہ رکھیں۔
- ☆ مردہ جانوروں کو اگر جلانے کی سہولت نہ ہو تو زمین میں دبائیں۔

جانوروں کی بیماریوں سے بچاؤ کے حفاظتی اقدامات میں بہت ساری مشکلات کا سامنا ہے جس کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ عام طور پر ناتجربہ کار افراد جانوروں کو سنبھال رہے ہیں جو کہ ان کی صفائی اور حفظانِ صحت کے اُصولوں سے واقف نہیں ہیں حالانکہ باقاعدہ صفائی سے

☆ قابل کنٹرول بیماریوں کی وجہ معلوم کرنے میں مدد ملتی ہے اور بیماریوں کے پھیلاؤ کے سبب غیر موثر ہو جاتے ہیں۔

☆ جانوروں کی کارکردگی بہتر اور بیماریوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے نقصانات کم ہو جاتے ہیں۔

☆ جانوروں کی بہتر بڑھوتری اور پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ اعلیٰ کوالٹی کا دودھ اور دودھ سے بننے والی اشیاء کی فراہمی یقینی ہو جاتی ہے۔

اہم مشورے

1- جانوروں کے باڑے کھلے اور ہوادار ہونے چاہئیں لیکن براہِ راست ہوا کے جھونکے، تیز آندھی اور طوفان کے لیے مناسب اقدامات ضروری ہیں۔

2- جانوروں کو ان کی ضرورت کے مطابق غذائیت سے بھرپور خوش ذائقہ متوازن خوراک دیں۔ جھوٹیوں/ وہیڑیوں کو 30 سے 40 گرام، دودھیل جانوروں کو 80 سے 100 گرام اور بچھڑوں کو 15 سے 20 گرام روزانہ معیاری ڈی سی پی یا منرل مکسچر دینا ضروری ہے جو کہ کیلشیم/ فاسفورس کی کمی کو دور کرنے میں معاون ہے۔

3- بہتر ہوگا کہ جانوروں کو باڑے میں کھلا رکھا جائے۔

4- جانوروں کی کھرلیاں اور پانی پلانے والی جگہ اس طرح سے بنی ہونی چاہیے کہ وہ با آسانی اور مکمل طور پر صاف ہو سکیں۔

5- فرش پر صاف ستھرا برادہ یا پرالی ڈالیں اور اسے بروقت بدلتے رہنا چاہیے۔

6- باڑوں میں روشنی کا انتظام، موزوں درجہ حرارت اور تازہ ہوا کی فراہمی ضروری ہے۔

7- اندرونی دیواریں ہموار اور کونے گول ہونے چاہئیں تا کہ ان کی صفائی مکمل طور پر ممکن ہو سکے۔ دیواروں میں اگر کوئی سوراخ یا دراڑیں وغیرہ ہوں تو ان کو سیمنٹ یا مٹی سے بند کر دیں۔

8- کیڑے مکوڑوں کو تلف کرنے کے لیے ایسے سپرے کرنے چاہئیں جن کے جانوروں کی صحت پر برے اثرات مرتب نہ ہوں۔

9- دودھ والے برتن، کھرلیاں اور فرش کو مکمل طور پر جراثیم سے پاک ہونا چاہیے۔ فرش پر کاسٹک سوڈا کا سلوشن چھڑکیں۔ برتن اور کھرلیوں کے لیے لال دوائی کا سلوشن بھی استعمال کرنی چاہیے۔

10- باڑے کی دیواروں، فرش اور کھرلیوں کو ایک کلو چونا 8 سے 10 لٹر پانی میں ڈال کر سفیدی کریں۔

11- گرمیوں میں جانوروں کو کھلی، ہوادار اور سایہ دار جگہ پر باندھیں۔

12- جانوروں کو پیٹ کے کیڑے مارنے کے لیے ادویات باقاعدہ پروگرام کے تحت دیتے رہیں خاص طور پر ان جانوروں کو جو چرائی کے لیے جاتے ہیں۔

13- بیرونی طفیلی کیڑوں کے لیے جانوروں کو کرم کش ادویات والے پانی سے نہلانا ضروری ہے۔

14- مردہ جانور اور گندی غلاظت کو ضائع کرنے کا مناسب انتظام ہونا چاہیے۔

15- حاملہ اور خشک جانوروں کو سُونے سے دو ماہ قبل علیحدہ شیڈ میں رکھیں جو کہ روشن، صاف ستھرا، کھلا اور ہوادار ہو۔

16- کٹڑوں اور بچھڑوں کے باڑوں کو صاف اور جراثیم سے پاک رکھیں۔

17- جانوروں کو پینے کے لیے تازہ پانی کی وافر مقدار ہونی چاہیے۔

18- جراثیم کش ادویات کے استعمال سے پہلے باڑوں اور اردگرد کی صفائی کریں۔

19- جانوروں کی کھرلیوں میں سفید نمک کے ڈھیلے رکھنے چاہئیں۔

20- باڑے ایسے سامان سے بنائیں جو دیرپا ہوں اور جن کی صفائی آسان ہو مثلاً سیمنٹ اور لوہے کا استعمال لکڑی سے بہتر ہے۔

21- حیوانہ کی سوزش کا باقاعدہ ٹیسٹ کرتے رہنا چاہیے۔ چوائی سے پہلے تھنوں کو اچھی طرح دھولیں۔ چوائی کے بعد تھنوں کو جراثیم کش دوائی کے محلول میں ڈبوئیں۔

22- باڑے ایسے ہونے چاہئیں کہ ان میں سورج کی روشنی زیادہ دیر تک رہے تاکہ وہ خشک اور جراثیم سے پاک رہیں۔

23- جانوروں کے دودھ دوہنے کا عمل ان کے حیوانے کی حالت کے مطابق کرنا چاہیے یعنی تندرست جانوروں کا دودھ پہلے دوہنا چاہیے اور پھر بیمار جانوروں کا، اس طرح سے جانوروں میں تھنوں کی بیماریوں کو کافی حد تک روکا جاسکتا ہے۔ گوالے کے ہاتھ صاف ستھرے ہوں اور ناخن تراشے ہوئے ہوں اور چوائی کے دوران دودھ کی جھاگ تھنوں پر مت لگائیں۔

24- جانوروں کا دودھ اتارنے کے لیے آکسی ٹوسن کا ٹیکہ ہرگز استعمال نہ کریں۔

25- جانوروں کو مصنوعی نسل کشی سے بارآور کروائیں۔

26- بچہ دینے کے بعد کم از کم 45 دن تک جانوروں کو ملائی نہ کروائیں۔

27- بچہ کی پیدائش کے آدھ سے ایک گھنٹے کے اندر اُسے بوہلی پلائیں اور ناف کو جسم سے ایک انچ چھوڑ کر دھاگہ سے باندھ کر نیچے سے کاٹ دیں اور ٹنکچر آیوڈین لگائیں۔

28- بچھڑوں کو جسمانی وزن کا 10 تا 12 فیصد دودھ تین ماہ تک پلائیں۔ بہتر ہوگا کہ بچھڑوں کو دودھ کے نعم البدل پر پالا جائے۔ بچھڑوں کا دودھ یکدم بند نہ کریں بلکہ آٹھویں ہفتہ کی عمر میں دودھ کی مقدار میں بتدریج کمی کریں تاکہ دودھ چھڑانے کی عمر تک بچھڑے باقی خوراک (ونڈہ/ چارہ) ضرورت کے مطابق کھانے کے عادی ہوجائیں۔

29- دوغلی نسل کے بچھڑوں/بچھڑیوں میں تھیلیری ایسز (زخموں میں کیڑوں کا پڑجانا) کا مسئلہ بہت زیادہ ہوجاتا ہے لہٰذا ان کو دس دن کی عمر میں بیوٹا لیکس کا ٹیکہ لازمی لگوائیں۔